سوال

(155)شلوار یا پاجامہ لٹکانے پر دوبارہ وضو کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

امیر جماعت المسلمین نے کتاب صلوٰۃ المسلمین (ص: ۱۰۰) پر وہ اُمور جن کے وقوع کے بعد دوبارہ وضو کرنا چاہیے'' کے تحت ''شلوار یا پاجامہ لٹکانا'' لکھا ہے، حوالہ دیا ہے:

'بینما رجلٌ یُصلی مُسبلاً إزارہُ فقال رسُولُ اللہِ ﷺ إذہب فتوضأ۔' ابوداود۔ سندہ صحیح، مرعاۃ: ۳/۲۰۹

الحمد   خود تو نماز میں اور نماز کے باہر پاجامہ ٹخنوں سے اوپر رکھنے کا اہتمام کرتا ہوں مگر بعض دفعہ ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں جس کے ٹخنے ڈھکے ہوئے ہوتے ہیں۔ کیا میں احتیاطاً یا وجوباً نماز دوبارہ پڑھوں یا نہیں؟ اِسبال کی بھی وضاحت فرمائیں کہ پورے قدم ڈھکے ہوں، یا صرف ٹخنے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

بلاشبہ چادر شلوار اور قمیص وغیرہ کا ٹخنوں سے نیچے لٹکانا شدید ترین جرائم میں سے ہے۔ تاہم اس سے نماز قطع (ختم) نہیں ہوتی۔ فقہاء و محدثین عظام نے اس کو نواقضِ وضو میں شمار نہیں کیا۔ اس بارے میں وارد مشارٌ الیہ حدیث ضعیف ہے۔ حافظ منذری فرماتے ہیں:

'فی إسنادِہ أبُو جعفرٍ، وہُو رجُلٌ من أہلِ المدینةِ لا یُعرفُ اسمُہُ' مختصر سنن أبی داود: ۱/۳۲۴

یعنی ''اس حدیث کی سند میں اہل مدینہ کا ایک آدمی ہے جس کا نام غیر معروف ہے۔''

اور علامہ شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

'وفی إسنادِہ أبُو جعفرٍ، وہُو رجُلٌ من أہلِ المدینةِ لا یُعرفُ اسمُہُ' نیل الأوطار: ۳/۱۱۸

اور علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ اس میں راوی ابو جعفر انصاری ہے۔ اس سے بیان کرنے والا یحییٰ بن ابی کثیر ہے اور ابو جعفر انصاری مدنی موذن ہے اور وہ مجہول ہے، جس طرح

کہ ابن قطان نے کہا ہے اور ''تقریب''میں ہے۔: ''اس کی حدیث کمزور ہے۔''

علامہ موصوف فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں: پس جس نے حدیث ہذا کو صحیح قرار دیا ہے اسے وہم ہوا ہے۔ معلوم نہیں۔ علامہ موصوف نے ''لین الحدیث''کی نسبت تقریب کی طرف کیسے کردی جب کہ اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں بلکہ لفظ ''مقبول'' ہے جس سے حافظ صاحب کی مراد یہ ہوتی ہے کہ یہ راوی متابعت کی صورت میں مقبول ہے۔(ملاحظہ ہو: مقدمۃ التقریب) جبکہ محلِ بحث مقام پر متابعت مفقود ہے لہٰذا ابوجعفر راوی ضعیف ٹھہرا۔ اس نظریہ کے برعکس حدیث ہذا کے بارے میں امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

'رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ عَلٰى شَرطِ مُسْلِمٍ۔' رياض الصالحين، باب صفة طول القميص

یعنی ''اس حدیث کو ابوداود نے بسند صحیح ذکر کیا ہے جو مسلم کی شرط پر ہے۔''

صاحبِ مرعاۃ نے بھی اس عبارت کو نقل کیا ہے، جس کی بناء پر مصنف کتاب صلوٰۃ المسلمین نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ لیکن امام نووی رحمہ اللہ کا یہ دعویٰ بلا استناد ہے، جو قابلِ اعتماد نہیں۔ جب کہ ابوجعفر راوی کی حقیقت منکشف ہو چکی ہے جس پر اس حدیث کا دارومدار ہے۔

اسبال سے مقصود یہاں یہ ہے کہ ٹخنے ڈھکے ہوں۔ مسئلہ ہذا کے بارے میں میرا ایک تفصیلی فتویٰ بھی الاعتصام مؤرخہ ۲۳ شعبان ۱۴۱۲ھ میں شائع ہو چکا ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الطہارۃ: صفحہ: 167

محدث فتویٰ